بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۷ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۔ ۴ محرم ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۷ مئی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۶ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں

بجز جناب ختم المرسلین احمد عربیؐ کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدا نہیں

(۱) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷)

(۲) "بجز جناب ختم المرسلین احمد عربی صلعم کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدا نہیں جس کی پیروی ہم کریں یا دوسروں سے کرانا چاہیں" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۸۲)

(۳) "خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳)

(۴) "میں مسلمان ہوں اور اللہ اور رسول اور اللہ جل شانہ کے ملائک اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر اس طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ظاہر فرمایا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ ان تمام احکام صوم و صلوٰۃ کا پابند بھی ہوں جو اللہ اور رسول صلعم نے بیان فرمائے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳)

(۵) "واللّٰہ یعلم انی عاشق الاسلام و فداء حضرت خیر الانام وغلام احمد المصطفٰی" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۸)

(ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اسلام کا حقیقی عاشق اور حضرت خیر الانام پر دل و جان سے فدا اور ان کا غلام ہوں)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے ۱۲ مئی ۱۹۶۴ء کے الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۲۹ء پڑھ کر سنایا۔ اس پُر معارف خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور کی جماعت کو ہر لحاظ سے دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ نیز حضور نے احباب کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی عملی اور اخلاقی حالت کو ایسا بنائیں کہ گویا انہیں نئی زندگی حاصل ہو گئی ہے۔

ربوہ ۱۶ مئی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ پہلے بیماری عرق النسا سمجھی گئی تھی۔ لیکن اب خون اور پیشاب کے ٹسٹ سے اصل بیماری ذیابیطس ثابت ہوئی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ایک ضروری اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ۱۶ اور ۱۷ مئی ۱۹۶۴ء (بروز ہفتہ و اتوار) جو سیمنار منعقد ہو رہا ہے۔ اس کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۱۶ مئی	پہلی نشست	۵ بجے شام تا ۷ بجے شام
	دوسری "	۸½ بجے رات تا ۱۰½ بجے رات
۱۷ مئی	تیسری	۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے بعد دوپہر

مقام۔ ہال مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ مئی ۶۴ء

پاکستان تمام فرقوں کی مشترکہ جدّوجہد سے وجود میں آیا ہے

ایک دینی ہفت روزہ مقالۂ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ:-

"انگریز نے جب ہندوستان میں قدم جمانے شروع کئے تو ملک کے باشندوں نے مشترکہ طور پر قطع نظر اس کے کہ کون مسلمان ہے اور کون غیر مسلم انگریزی حکومت کے خلاف جہاد شروع کیا اور یہ مشترکہ جدوجہد چلتی رہی تا آنکہ فرقہ پرست ہندوؤں کی متعصبانہ ذہنیت نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ آیا متحدہ ہندوستان میں آزادی کا سورج طلوع ہونے پر مسلمان بحیثیت مسلمان کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزار سکیں گے۔ ہندو کی تنگ ذہنیت نے اس سوال کی شدت محسوس کرائی اور مسلمانوں کو ایک علیحدہ مملکت کا تصور پیدا ہوا جس نے آہستہ آہستہ مطالبہ پاکستان کی شکل اختیار کی مسلمانوں کے سوادِ اعظم نے اس مطالبہ کی حمایت کی۔ شیعہ سنّی۔ دیوبندی، بریلوی۔ حنفی۔ غیر حنفی تمام فرقوں نے مل کر اس جدوجہد کو کامیاب کیا۔ یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ اگر تمام مسلمان متفقہ طور پر اس مطالبہ کی تائید نہ کرتے اور شیعہ سنّی۔ دیوبندی بریلوی مسئلہ میں اُلجھے رہتے تو پاکستان کا قیام قیامت تک عمل میں نہ آسکتا انتقال اختیارات کے وقت جو قیامت خیز فسادات ہوئے اس میں بھی قطعاً اس بات کا کسی غیر مسلم نے یہ خیال نہیں کیا کہ مارا جانیوالا مسلمان کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بلا امتیاز ہر کلمہ گو مسلمان کو قتل کرتے رہے اور کسی سے ترجیحی سلوک نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ جن لوگوں نے مطالبہ پاکستان کی حمایت نہیں کی تھی ان سے بھی یہی سلوک روا رکھا گیا۔"

(دعوت لاہور ۱۵ مئی ۱۹۶۴ء صہ۳)

ہفت روزہ مذکور کی یہ بات نہایت دانشمندانہ ہے اور ہم اس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ جہاں تک مسلمانوں کے فرقوں کا باہمی عقائدی اختلاف ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام مسلمان قرآن کریم اور سنت رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں وہ لوگ بھی جن کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ منکرین حدیث ہیں ہماری دانست میں وہ بھی سنت رسول اللہ کا کلی طور سے انکار نہیں کرتے لیکن وہ بعض صورتوں میں مبالغہ کر جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں حدیث ظنی حیثیت رکھتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ناکارہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ خود اہلِ قرآن کہلانے والے بھی حدیث سے مفر نہیں پا سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اکثر اپنی باتوں کے ثبوت میں احادیث پیش کرتے رہتے ہیں۔

یہاں صرف اس قدر مطلب ہے کہ سیاسی سطح پر ایسے لوگوں کو بھی امتِ محمدیہ ہی میں شامل سمجھا جائے گا۔ اور یہ لوگ بھی اس وسیع معنی میں مسلمان کہلانے اور اسلامی قانون کے مطابق سلوک کے حقدار ہیں۔ ہم نے یہ ایک انتہائی مثال لی ہے۔ حالانکہ دوسرے مختلف فرقوں میں اس امر میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حدیث رسول اللہ باوجود ظنی حیثیت رکھنے کے قرآن و سنّت کے بعد اسلامی قانون کا منبع ہے۔ کسی خاص حدیث میں باہمی اختلاف ہو تو ہو ورنہ ہماری دانست میں تمام مسلمان قرآن و سنت پر ایمان رکھتے ہیں اور باوجود ایک دوسرے کو کافر کہنے کے سب کے سب امتِ محمدیہ میں داخل ہیں اور سیاست ملکی میں اسلامی قانون کی رو سے ایک ہی سلوک کے مستحق ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب پاکستان کی تعمیر کا سوال پیدا ہوا تو تمام اسلامی فرقے ایک محاذ پر جمع ہو گئے اور کسی نے نہ تو خود ایک دوسرے پر اعتراض کیا اور نہ غیر مسلموں نے مختلف فرقوں میں کوئی امتیاز کیا۔ اس سے واضح ہے کہ جہاں ملک کی سالمیت اور استحکام کا سوال ہو وہاں سب فرقوں کے مسلمان برابر ہیں اور ان سب کو مل کر ملک کی بہبودی کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ اور اختلافات کو اسی طرح بالائے طاق رکھنا چاہیئے جس طرح قائد اعظم مرحوم کی قیادت میں سب مسلمان مسلم لیگ کی سٹیج پر جمع ہو گئے تھے۔

افسوس کی بات ہے کہ شیعہ سنّی یا بریلوی دیوبندی سوال تو الگ رہا بعض لوگ جو یہاں اسلامی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں سیاسی سطح پر تفریق ڈالنے والے سوالات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع ہونی چاہیئے کیونکہ جو لوگ بزعم خود اسلامی قانون کا مطالبہ کرتے ہیں وہ فرقہ وارانہ تعصب سے پاک نہیں ہیں ان میں سے ہر ایک گروہ اپنا اپنا نظریہ اسلام جدا رکھتا ہے اور ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ جو قانون یہاں رائج ہو وہ اس فرقہ کی فقہ کے مطابق ہو۔ ہفت روزہ مذکورہ بالا نے اس ضمن میں یہ ٹھیک بات کہی ہے کہ:-

"ایک فرقہ کے لوگ اگر اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہاں ان کی حکومت قائم ہونی چاہیئے تو وہ سخت غلطی پر ہیں اسی طرح اگر دوسرے طبقے کے لوگ یہ خیال کریں کہ ہماری اکثریت ہے اور ہم اپنی بات بزور منوالیں تو ان کا بھی یہ انداز فکر غلط ہے انہیں دوسروں کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ اس ملک کی بنیاد میں ان کا خون بھی شامل ہے۔" (ایضاً)

بعض لوگ جن کو اس قسم کی باتوں سے روکا جاتا ہے کہ وہ جو مطالبہ کرتے ہیں وہ خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ تم اپنی قسم اور اپنے تصوّر کا اسلام برسر اقتدار لانا چاہتے ہو تو وہ اکثر یہ جواب دیا کرتے ہیں کہ مسلم لیگ بھی تو اسلام کا نام لیتی ہے اگر ہم لیتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے حالانکہ دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے مسلم لیگ جب اسلام کا نام لیتی ہے تو اس کے ذہن میں کسی خاص فرقہ کا علم الکلام یا کسی خاص فرقہ کی فقہ نہیں ہوتی۔ وہ ہر ایسے انسان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان مان لیتی ہے خواہ وہ مودودیہ ہو۔ شیعہ ہو۔ سنّی ہو۔ بریلوی ہو۔ دیوبندی ہو۔ اہل قرآن ہو یا احمدی ہو۔ اس کو کسی فرقہ کے مخصوص عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر جب مثلاً ایک مودودیہ مطالبہ کرتا ہے تو وہ اپنے خاص تصوّر اسلام کے پیش نظر ایسا کرتا ہے وہ بعض فرقوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ یہاں اکثریت کی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔ اور اسی کے خیال میں یہاں اہلسنت کی اکثریت ہے لیکن مسلم لیگ ایک شیعہ کو بھی مسلمان ہی قرار دیتی ہے ظاہر ہے کہ ایک مودودیہ کے تصور اور مسلم لیگ کے تصور میں کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حالانکہ جیسا کہ معاصر نے کہا ہے پاکستان شیعہ اور سنّی اور دیگر تمام فرقوں کی مشترکہ جدّوجہد سے وجود میں آیا ہے اور جیسا کہ ہفت روزہ نے کہا ہے کسی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں یہ حق نہیں ہے کہ وہ حکومت پر چھا جائے اور اپنی فقہ کے مطابق اسلامی قانون یہاں نافذ کرے۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کا سدِّباب ہونا چاہیئے۔

معاصر نے خوب کہا ہے:-

"یہ ملک سب فرقوں کا مشترک ہے اور سبھی نے اس کے قیام میں حصہ لیا ہے۔ کسی کو اس ملک سے نہ نکالا جاسکتا ہے اور نہ دبایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی اس قسم کا خواب دیکھتا ہے تو وہ احمقوں کی دنیا میں بستا ہے ایک دوسرے کے صحیح جذبات و احساسات کا خیال کیجئے دوسروں کا احترام کرکے اپنا احترام کرائیے۔" (ایضاً)

معاصر نے یہ بھی خوب کہا ہے:-

"ان اختلافی مسائل کو ہوا دے کر ہم کب تک اپنے ملک کا وجود قائم رکھ سکیں گے مملکت کے قیام کے بعد ضرورت تھی کہ ہر فرد ملک کی تعمیر کی کوشش کرتا اور جو ملک بلاامتیاز تمام مسلمانوں کی مشترکہ کوشش سے حاصل ہوا تھا اس کو ترقی و تعمیر کی راہ پر لاتے۔ مگر افسوس کہ بعض خود غرض لیڈر اور واعظ و ذاکر اس قسم کے پیدا ہو گئے جن کی پوری توجہ اس مسئلہ پر منعطف رہی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو یا لڑاؤ اور دولت کماؤ۔ ہمیں اس پر شواہد و دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہماری یہ دیانتدارانہ رائے ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات یا قتل و غارت مملکت پاک کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ اور اس رجحان کو بہرصورت ختم ہونا چاہیئے۔ بڑی گہری سوچ بچار کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس بارے میں حکومت کی طرف سے محاسبہ سخت سے سخت تر ہونا چاہیئے کسی کی کوئی اور رعایت نہیں ہونا چاہیئے۔" (ایضاً)

معاصر نے اس افتتاحیہ میں گزشتہ سال کے شیعہ سنی فسادات کا ذکر کرکے فرمایا ہے کہ:-

"گزشتہ سال محرم کے موقعہ پر جو فسادات ہوئے اس سال ان کی تلافی ہونی چاہیئے۔ اس کی واحد صورت یہ ہے کہ ہر فرقہ دوسرے کے جذبات کا احترام کرے اور ہر فرقہ کے لیڈر اپنی جماعت کے ان افراد پر کڑی نگاہ رکھیں جن کا مشغلہ صرف یہ ہے کہ لوگوں کو اشتعال دلاکر اپنی لیڈری چمکائی جائے۔ اس سے پہلے کہ دوسرے فرقہ کے لوگ کسی غلط بات یا رجحان کی طرف اشارہ کریں ہر فرقہ کے سنجیدہ اور فہیم لیڈر خود ہی اپنے فرقہ کے غلط کار لوگوں کی مذمت کریں اور ان کی نگرانی کریں۔" (ایضاً)

ہمارا خیال ہے کہ یہ بات بھی بڑی دور رس ہے۔ چاہیئے کہ شیعہ سنی اکابر ایسی تدابیر اختیار کریں کہ پھر نہ صرف اس محرم پر بلکہ کبھی صورتِ حال بگڑنے نہ پائے۔ مذہب کے نام پر جنگ و جدل ایک نہایت شنیع فعل ہے۔ دنیا کہیں سے کہیں جا پہنچی ہے۔ کتنے افسوس کا

(باقی صہ۳ پر)

آیت قرآنی فیہا تحیون و فیہا تموتون پر ایک سوال اور اس کا جواب

"کیا انسان زمین کو چھوڑ کر اجرام فلکی پر جا سکتا ہے"؟

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

(یہ مضمون قرآن کلاس حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے اجلاس مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۲ء میں پڑھا گیا۔)

آج کل کئی لوگ یہ سوال پوچھتے ہیں کہ انسان کے چاند پر پہونچنے کے امکانات دن بدن روشن ہو رہے ہیں اور قرآن مجید بھی سورۂ رحمٰن میں زمین کے قریبی سیاروں تک پہونچنے کے امکان کو تسلیم کرتا ہے تو اس صورت میں قرآن مجید کی آیت

فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون کی کیا تشریح ہوگی۔

اس اعتراض کا حقیقی جواب تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے مجرد جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا ممتنع ہے کیونکہ فرمایا کہ "اس زمین میں تم نے زندگی بسر کرنا ہے اور اسی میں تم مروگے اور اسی میں سے تم نکلوگے"۔ لیکن ایسے طریق پر آسمانی بلندیوں میں پرواز جس کے ذریعہ جسم انسانی کے سارے زمینی لوازمات اس کے اردگرد جمع کر دیئے گئے ہوں قرآن کریم کی رو سے ممتنع نہیں بلکہ قرآن حکیم میں انسان کی اس قسم کی بلند پروازیوں کی خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں انسان گویا زمینی فضا کے اندر ہی بند رہتا ہے۔

سورۂ رحمٰن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مشرق و مغرب کو دو سمندروں کے ذریعہ ملا دیا جائے گا۔ سمندروں کے سینہ پر پہاڑوں جیسے جہاز رواں دواں ہوں گے۔ ان ترقیات کے زمانہ میں دنیا دو متحارب بلاکوں میں تقسیم ہو جائے گی پھر فرمایا کہ یہ دونوں بلاک سر توڑ کوشش کریں گے۔ کہ ہم آسمان کی انتہائی بلندیوں سے باہر نکل جائیں اور زمین کے اقطار کو پھاند جائیں وہ اس کوشش میں بکلی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہاں قانون قدرت پر غلبہ کی حد تک کسی قدر کامیابی ہوگی۔ (لا تنفذون الا بسلطان)

پھر فرمایا اس کے بعد یہ قومیں ایک آتشیں عذاب کا شکار ہو جائیں گی۔ آسمان سے آگ اور گیس برسائی جائیں گی۔ اور اس عذاب سے انہیں چھڑانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

اسی طرح سورۂ جن میں خبر دی گئی کہ ان قوموں کا ایک حصہ قرآن سننے کے بعد اس پر ایمان لے آئے گا۔ حالت کفر میں وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے بیوی اور بیٹا تجویز کرتے اور اس کی شان میں بیہودہ باتیں کہتے تھے۔ یہ لوگ جو کہ دنیا پر غلبہ و استیلا اور غیر معمولی اور حیرت انگیز کاموں کی وجہ سے جن کہلاتے آسمان کو چھونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہوں نے آسمان کو حرس شدید اور شہب سے بھرا ہوا پایا۔ یعنی شدید حفاظتی سامانوں اور شعلوں سے معمور۔

مصنوعی فلکیاتی سیاروں کے ذریعہ کائناتی شعاعوں پر جو کام ہو رہا ہے۔ اس سے ہم قرآنی انکشافات کے کچھ کچھ قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہر قسم کی ایجادات کے باوجود خلا میں سفر کے مسائل بہت ہی زبردست ہیں۔

سب سے بڑا خطرہ کائناتی اشعاع کا ہے وہ ادب الیکٹرون وولٹ فی ذرہ کے حساب سے برقی ذرات کے طوفان خلا میں برپا رہتے ہیں۔ ان میں اگر پھنس گئے تو ہمارے راکٹ کے ایٹم ٹوٹ کر سفوف میں بدل جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ انہوں نے فضا میں ایسے مقاعد للسمع یعنی خلائی مرکز بنا رکھے ہیں جن کے ذریعہ وہ آسمانی آوازوں کو سننے کے لئے کوشاں تھے۔ موجودہ سائنس کی زبان میں آسمانی آوازیں سننے والے سٹیشنوں کو ریڈیو ٹیلسکوپ

Radio Telescope

یعنی مسامع فلکی کہتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ سائنس کی مدد سے انسان آسمان کو چھو سکتا ہے۔ لیکن وہ اس کے انتہائی بلند مقامات تک جانے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ ہاں مطلق جسم خاکی کے ساتھ آسمانی بلندیوں میں پرواز بہر صورت امر محال ہے جب تک خلا نورد کو آلات سائنس، ضروریات زندگی کے سامان، خلائی لباس اور زمینی ماحول بہم نہ پہنچایا جائے وہ اس بلند پروازی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ پھر باوجود ہر قسم کے سامانوں کے بھی انسان اس نظام عالم کے کناروں سے باہر نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ انسان کا مقام جہان اکبر میں جہان اصغر کا ہے۔ وہ اس امر پر قادر نہیں کہ اپنے خول یعنی جہان کو چھوڑ کر کسی دوسرے عالم میں چلا جائے۔ جبکہ اس کائنات میں عالم در عالم لاکھوں نظام موجود ہیں۔

روسی خلا باز جب انڈونیشیا میں پہنچا تو خروشیف کی طرح وہاں اس نے یہ بڑ ہانک دی کہ مجھے آسمان کی پہنائیوں میں کہیں خدا نظر نہیں آیا۔ انڈونیشیا کے ایک نامہ نگار نے برجستہ جواب دیا کہ جناب ذرا اپنی کیبن سے باہر نکلتے تو خدا نظر آ جاتا۔

بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ حفاظتی سامانوں کو اپنے اردگرد جمع کر کے اور اپنے جسم کے ساتھ چمٹا کر اگر کوئی انسان اسی کی پیدا کردہ کائنات میں اور پھر اس کی کائنات کے نکتے کے برابر گوشہ میں کوئی چھلانگ لگائے تو یہ احمقانہ بات ہوگی کہ یہ سب کچھ انسان نے کیا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کا دخل نہیں (مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ دجال آسمان و زمین کی پہنائیوں میں اچھل رہا ہوگا) انسان خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ جن حفاظتی سامانوں سے اس نے کام لیا۔ وہ اس کے لگے بندھے قانون قدرت کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ انہی پابندیوں کو قبول کرتے ہوئے اگر وہ یہ کہے کہ مجھے خدا نظر نہیں آیا۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ سامانوں کا کچھ حصہ چھین لیا جائے۔ اور پھر پوچھا جائے کہ کہئے اب کیا حال ہے؟

جب کوئی خلا باز اپنی کیبن میں بیٹھ کر جس میں سارا زمینی ماحول چھا گیا ہے آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے تو کون احمق یہ کہے گا کہ وہ زمین سے آزاد ہو گیا۔ وہ دراصل زمین کے ایک ٹکڑا میں بیٹھا ہوا اوپر اٹھا۔ اور پھر اسی زمینی ٹکڑا میں بیٹھا ہوا واپس آ گیا۔ فرمائیے وہ زمین سے نکلا ہی کب تھا۔ کہ مذکورہ اعتراض وارد ہوتا۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

موت کو ہمیشہ یاد کرتے رہو

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت (النسائی)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لذات کو توڑنے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

تشریح۔ موت سب پر وارد ہوتی ہے کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ جلد یا بدیر انسان موت کا شکار ہوتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ موت کے ذکر سے انسان چوکنا رہتا ہے اور اسے یاد رکھنے سے اس کے عمل و اخلاق میں نیکی کا غلبہ ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی قبرستان تشریف لے جاتے تو آپ یہ دعا فرمایا کرتے۔

السلام علیکم یا اھل القبور انتم سلفنا و نحن بالاثر وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون۔

یعنی اے قبرستان میں رہنے والو تم پر خدا کی سلامتی ہو۔ تم ہم سے پہلے گزر چکے ہم بھی تمہارے نقش قدم پر چلکر یہاں آباد ہوں گے۔

موت کو یاد کرنے سے اصلاح نفس اور تزکیہ روح کا خیال غالب رہتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک مومن کو نفس مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیش آمدہ مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ایک شخص بامراد اور کامیاب رہتا ہے۔ اور انسان کی عملی زندگی میں تعمیری پہلو غالب رہتا ہے۔

(مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ خلا نورد آسمانی پہنائیوں میں جہاں بھی جاتا ہے زمین اس کے ساتھ جاتی ہے زمینی فضا میں وہ سانس لیتا ہے زمینی دباؤ میں اس کا جسم دبا ہوا ہے اسی فضا میں اس کے لئے وہی خوراک مہیا ہوتی ہے جو کہ زمین کی پیداوار ہے زمین کا پانی پیتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ زمین میں ہی جی رہا ہے

اسی طرح اگر کسی خلا باز کو ایسا لباس مل جاتا ہے جو کہ زمینی لوازمات پر مشتمل ہے اور اس لباس میں ملبوس ہو کر وہ چاند کی سیر کر لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ زمین کے اندر ہی بند ہے اگر وہ اس لباس میں مر بھی جاتا ہے تو گویا وہ زمین میں ہی مرے گا۔ لہذا ـــــ

مذکورہ اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ پھر یہ امر بھی مدنظر رہے کہ چاند زمین ہی کا ایک حصہ ہے وہ اسی زمین کا ساتھی ہے اور اسی کی کشش سے اس کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

الغرض قرآن حکیم نے صاف بتا دیا ہے کہ آسمان کو چھونے میں لوگ کامیاب ہو جائیں گے ہاں اس کی انتہائی بلندیوں پر انسان نہیں جا سکے گا۔ کیونکہ آگے ایسی ہلاکت انگیز صورتیں در پیش ہیں جن کا وہ تدارک نہیں کر سکتا مثلاً کائناتی شعاعیں ہی لے لیجئے جن کی توانائی چار سنکھ الیکٹرون وولٹ تک آلاتِ سائنس کے ذریعہ محسوس کی گئی ہے۔

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مطلق جسم خاکی کے ساتھ کوئی شخص فلک اوّل کو چھو بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ فلک چہارم پر جا بیٹھے یہ امر قانون قدرت کے خلاف ہے ہاں یہ امر قانون قدرت کے خلاف نہیں کہ وہ اپنے اردگرد قوانین فطرت کے بہم کردہ حفاظتی سامانوں کو جمع کر کے زمینی ماحول میں ملبّس آسمان کو چھو لے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں **فیہا تحیون وفیہا تموتون** کے سیاقِ عبارت سے یہی استدلال کیا ہے کہ انسان جسم خاکی سے آسمان پر نہیں جا سکتا ہاں سائنسی مدد سے وہ آسمانی بلندیوں پر جا کر وہاں سے واپس بھی آسکتا ہے فرمایا:۔

”آدم زاد کا جسم خاکی کے ساتھ آسمان سے اترنا اب تک کسی نے مشاہدہ نہیں کیا پس وہ امر جو اصول نظامِ عالم کے برخلاف اور قانون قدرت کے مبائن و مخالف اور تجارب موجودہ مشہودہ کا ضد پڑا ہے اس کے ماننے کے لئے صرف ضعیف اور متناقض اور رکیک روایتوں سے کام نہیں چل سکتا۔ سو یہ امید مت رکھو کہ سچ مچ اور درحقیقت تمام دنیا کو حضرت مسیح ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے ساتھ اترتے دکھائی دیں گے اگر اس شرط سے اس پیشگوئی پر ایمان لانا ہے تو پھر حقیقت معلوم۔ وہ اتر چکے اور تم ایمان لا چکے ایسا نہ ہو کہ کسی غبارہ (بیلون) پر چڑھنے والے اور پھر تمہارے سامنے اترنے والے کے دھوکہ میں آجاؤ۔ سو ہوشیار رہنا آئندہ اپنے اس جمے ہوئے خیال کی وجہ سے کسی ایسے اترنے والے کو ابن مریم نہ سمجھ بیٹھنا“

(صفحہ ۲۸۲-۸۳)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

کی بات ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں بھی دنیا کے سامنے باہمی جنگ وجدل سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ باہمی اختلافات ہیں اور ہمیشہ رہیں گے لیکن جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم مذہب کو بزور دوسروں پر ٹھونس سکتے ہیں وہ فتنہ گر ہیں اور اس زمانہ میں سوائے اسکے اسلام ان کی وجہ سے بدنام ہو وہ کچھ نہیں کرتے۔

سب سے ضروری چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم میں دوسروں کے عقائد کے لئے قوتِ برداشت نہیں تو ہم مذہب کے دوست نہیں سخت دشمن ہیں۔ کیونکہ جو مذہب اختلاف پر قوتِ برداشت پیدا نہیں کرتا وہ مذہب مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو یہ قوت پیدا کرنے کی تلقین نہ کرتا ہو اور انسان ہی مذہب کے نام پر فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں اور مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔ اور دنیا کو اپنا تماشا دکھاتے ہیں۔ انہی باتوں کی وجہ سے اکثر تعلیمیافتہ لوگ مذہب سے بدظن ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمارے اہلِ علم حضرات کو سوچنا چاہیئے۔

درخواستیں بذریعہ مجلسِ عاملہ آنی چاہئیں

بقایا داران حصّہ آمد اور امراء وصدر صاحبان توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے بقایا داران زائد از چھ ماہ کے لئے پہلے یہ قاعدہ تھا کہ بقایوں کی ادائیگی کے لئے مہلت لینے کے واسطے اور اقساط کی منظوری کے لئے امیر یا صدر یا سیکرٹری مال یا سیکرٹری وصایا کی سفارش کے ساتھ ایسی درخواستیں مجلس کارپرداز کو بھجوائی جائیں۔ لیکن اب اس کی بجائے مجلس کارپرداز نے اپنے ریزولیشن ۲۶۵ مورخہ ۴/۶۲-۱۳ میں مندرجہ ذیل قاعدہ منظور کیا ہے:۔

”بقایا داران حصّہ آمد (زائد از چھ ماہ) کو بقایوں کی ادائیگی کی مہلت لینے کے لئے درخواستیں مقامی مجلسِ عاملہ کے توسط سے اور انکی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز میں پیش کرنی چاہئیں تاکہ مقامی سیکرٹری مال مجلس عاملہ کی سفارش کے مطابق بقایوں کی وصولی کر سکے۔“

لہذا امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ آئندہ ایسی کسی درخواست پر کسی ایک عہدہ دار کی سفارش نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر درخواست مجلس عاملہ میں پیش کی جائے اور مجلس عاملہ اس پر غور اور سفارش کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِنظر رکھے۔

(۱) گزشتہ مالی سال کے اختتام تک کتنا بقایا ہے۔

(۲) سالِ رواں کا بقایا شامل کر کے کل بقایا کس قدر ہے۔

(۳) موصی نے اِس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا قسط ماہوار مقرر کی ہے۔

(۴) مجوزہ قسط سے کتنے عرصہ میں بقایا ادا ہو سکے گا۔

(عام حالات میں بقایا زیادہ سے زیادہ تین سال میں ادا ہو جانا چاہیئے)

(۵) بقایا دار اصحاب سے درخواست میں یہ اقرار بھی لیا جائے کہ مجوزہ قسط کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی باقاعدہ ادا کرتے رہیں گے تاکہ بقایا میں زیادتی نہ ہو بلکہ ہر ماہ کمی ہوتی چلی جائے۔

(۶) مجلسِ عاملہ سیکرٹری صاحب مال کو ہدایت کرے کہ وہ بقایا دار اصحاب سے قسط مجوزہ اور ماہوار حصہ آمد باقاعدہ وصول کرتے رہیں۔

سیکرٹری صاحبان مال بھی اس صراحت کے ساتھ موصی اصحاب کو رسید کاٹ کر دیا کریں۔ کہ ان کی ادا کردہ رقم میں کتنی رقم ماہوار حصہ آمد کی ہے اور کتنی رقم قسط بقایا کی۔ اور اسی تفصیل اور صراحت کے ساتھ حصّہ آمد کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھیجی جائیں۔ اسکے بغیر دفتر کو علم نہیں ہوتا کہ بقایا داروں کی جو رقوم آرہی ہیں ان میں ماہوار حصہ آمد کی رقم کس قدر ہے اور قسط بقایا کتنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے ماموں بشیر احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں جان کو اپنے خاص فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (عبدالمتین عباسی شیخوپورہ)

مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب افغان مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم محمود شفیع خان صاحب مارٹن روڈ — کراچی

(قسط نمبر ۱)

میرے ابا جان مکرم محمد شہزادہ خان صاحب افغان مرحوم مورخہ ۱۷ر اگست بوقت صبح ۱۰ بجے ایک ماہ کی علالت کے بعد خداوند تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آبا جان مرحوم افغانستان کے صوبہ ننگرہار قصبہ بڑو کلاں میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی تعلیم کا شوق تھا۔ چنانچہ اپنے ماموں زاد بھائی کے ساتھ حصول علم کے لئے صوبہ سرحد تشریف لائے۔ ماموں زاد بھائی نے انہیں کوہاٹ میں مولوی احمد گل صاحب (جو کہ اس وقت تک غیر احمدی تھے) کی سپردگی میں دیا۔ پھر مولوی احمد گل صاحب اپنے استاد حافظ حنیف اللہ صاحب کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئے بعد میں یہ دونوں بزرگ مشرف با احمدیت ہوئے اور ابا جان نے بھی کئی ایک خواب اور کشف دیکھے۔ جس میں قادیان کا نقشہ دیکھا اور اس طرح احمدیت کی صداقت واضح ہو گئی۔ اپنے استاد سے ذکر کیا اور دل میں احمدیت کی تڑپ پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ۱۹۱۰ء میں قادیان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ وہیں رہ کر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اور زندگی وقف کر کے ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ابتداء میں مبلغ صوبہ سرحد مقرر ہوئے اور بعد میں مدرسہ احمدیہ جامعہ مبشرین میں حضور کے ارشاد کے مطابق پڑھاتے رہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور عقیدت

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے خاص محبت و عقیدت تھی۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر بے انتہا صدمہ ہوا فرمایا آج میں یتیم ہو گیا ہوں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں کبھی یتیم ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا مجھے ہمیشہ بیٹا شہزادہ کہہ کر یاد فرمایا۔ والدہ کی طرح ہم متعلقین کا ہمیشہ آپ کو خیال رہا۔ میری ہر دو شادیوں کا بندوبست خود حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دست مبارک سے سرانجام پایا۔ اور تمام ضروریات زندگی کا سامان اپنے ہاں سے دیا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے بھی خاص محبت تھی فرماتے تھے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت کی صفت کا عکس حضرت میاں صاحب میں میں نے دیکھا۔ اور کئی ایک ایمان افروز واقعات سنائے کہ کیسے آپ نے غریبوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی دستگیری فرمائی اور خود نہایت سادہ زندگی بسر کی اور ہمیشہ خلق خدا کا غم اور درد دل میں رہا"۔

۲ سال کی بات ہے میں اپنے گھر رخصت پر آیا مجھے فرمایا۔ حضور کی طبیعت ناساز ہے ربوہ جا کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کرو۔ آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر ہو کر برکت حاصل کرتے رہو۔ اور دعائیں لو۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر آنے پر فرماتے۔ حضور نے سلسلہ جماعت احمدیہ کے لئے اس قدر کام کیا ہے کہ اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔ حد سے زیادہ کام ہی اثر حضور کے اعصاب پر ہے۔ حضور نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی خدمت اور سلسلہ کی بہتری کے لئے خرچ کیا ہے

نظام کی پابندی اور اطاعت

سنہ ۱۹۶۲ء کے جلسہ سالانہ پر میں اور ابا جان مرحوم جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ مجھے راستہ میں دس روپے کا نوٹ ملا۔ آپ نے فرمایا۔ چلو پہلے گمشدہ اشیاء کے دفتر میں جمع کرا دیں۔ پھر جلسہ گاہ میں چلیں گے میں نے کہا واپسی پر جمع کروا دیں گے فرمایا جماعتی نظام کی سختی سے پابندی کرنا ہمارا فرض ہے۔ جس بے چارے کے پیسے گم ہوئے وہ دفتر میں منتظر ہو گا۔ چنانچہ اسی وقت آ کر پیسے دفتر میں جمع کروا دئے۔ اور پھر جلسہ گاہ میں گئے۔ دیگر نصائح کے علاوہ مندرجہ ذیل تین نصائح بڑی تاکید کے ساتھ فرماتے:۔

۱۔ ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رہنا اسی میں بڑی برکتیں ہیں

۲۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ زندگی میں برکت دیتا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی بڑھانا چاہتے ہو۔ تو جماعت کی خدمت کرو

۳۔ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ جماعت کی مالی تحریکوں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ مال کو زیادہ کرتا ہے اور برکت دیتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اس وقت میں تنگدست تھا اور اس مبارک تحریک میں فوری حصہ لینے کے قابل نہ تھا اس وجہ سے سخت غمگین ہوا۔ اور جب گھر میں آیا تو تمہاری والدہ نے مجھے پریشانی کی حالت میں دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی۔ میرے بتانے پر تمہاری والدہ نے مجھے کہا کہ اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ میری چاندی کی چھلیاں بیچ دو اور فوراً تحریک میں شامل ہو جاؤ۔ میں بہت خوش ہوا اور فوراً میں نے اور تمہاری والدہ نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے میری مالی حالت مضبوط کر دی اور میں نے دوبارہ چھلیاں بنوا دیں اور تمہاری والدہ سے کہا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا کیسے خیال رکھتا ہے۔ ثواب بھی مل گیا اور چھلیاں واپس مل گئیں۔

اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے تڑپ

جب میں جیکب آباد میں تھا۔ جلسہ سالانہ پر گھر آیا۔ ابا جان نے وہاں کے حالات معلوم کئے۔ میں نے بتایا کہ وہاں صرف چند احمدی ہیں اور وہاں ہماری مسجد بھی کوئی نہیں تو کہنے لگے تم وہاں کوشش کر کے مسجد قائم کرو خواہ چھوٹی سی ہو۔ مجھے نصیحت فرمائی کہ جہاں بھی تبدیل ہو کر جاؤ۔ سب سے پہلے مقامی جماعت سے رابطہ قائم کرو اور ان کے نظام کی پابندی کرو۔ اور اگر بالفرض وہاں جماعت بالکل ہی نہ ہو تو کوشش کر کے جماعت بناؤ۔ اور مرکز سے ہمیشہ تعلق قائم رکھو۔ مرکز میں وقتاً فوقتاً آتے رہو اسی میں بڑی برکات ہیں۔

میں جب موجودہ محکمہ میں منتقل ہو کر آیا اور ابھی مجھے آئے دوسرا دن تھا ہمارے دفتر کا ایک کلرک پوچھنے لگا۔ کیا تم احمدی ہو۔ میں نے کہا جی ہاں میں احمدی ہوں کہنے لگا تم یہاں کسی کو مت بتانا ورنہ تم کو ملازمت سے نکال دیں گے۔ کیونکہ دفتر کے سب لوگ تمہاری جماعت کے سخت خلاف ہیں میں نے جواب دیا کہ اگر احمدیت کی وجہ سے نکالتے ہیں تو مجھے بے شک ابھی نکال دیں میں تو سب کو بتاؤں گا کہ میں احمدی ہوں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت سب دفتر والوں کو بمع افسران بتایا اور اپنا تعارف کروایا کہ میں احمدی ہوں۔ چند روز میری مخالفت ہوتی رہی۔ اور پھر ختم ہو گئی۔ یہ واقعہ جب میں نے ابا جان کو بتایا تو بے حد خوش ہوئے اور فرمایا بیٹا ہم نے احمدیت کو فخر کے ساتھ قبول کیا ہے اور ہمیں فخر کے ساتھ بتانا چاہیئے کہ ہم احمدی ہیں۔ اور ہرگز نہیں ڈرنا چاہیئے۔ اور پھر ابا جان نے ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان کے متعلق بتایا کہ جب کبھی کوئی نئے ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان تبدیل ہو کر آتے ہیں اور یہ ملنے جاتے ہیں تو اپنا تعارف بڑے فخر سے یوں کراتے ہیں "میں ملک عمر علی رئیس ملتان جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔"

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ مرزا صاحب کا کوئی معجزہ بتائیں تو آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا۔ بھائی دور جانے کی کیا ضرورت میں تمہارے سامنے زندہ معجزہ ہوں میں افغانستان کے ایک جاہل علاقہ کا باشندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کا موقعہ عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میں نے اپنا وطن ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا اور مسیح کے قدموں میں آ کر بس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنے فضل فرمائے۔ کہ بیان سے باہر ہیں۔

مرکز سے محبت

آپ جب قادیان تشریف لائے تو پھر کبھی اپنے وطن دوبارہ جانے کی خواہش نہ کی ہم جب کبھی پوچھتے کہ آپ کا دل وطن جانے کو نہیں چاہتا تو جواب دیتے قادیان ہی ہمارا وطن ہے۔ اس سے اچھا ہمارا کونسا وطن ہو سکتا ہے۔ جہاں کہ چاروں طرف ہمیں خدا کا نور بکھرا ہے اور ہم ہر وقت روحانی فیوض سے سیراب ہوتے رہتے ہیں۔

ہجرت کے بعد ہم احمد نگر میں آ کر آباد ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد جب ریٹائر ہو گئے۔ کسی دوست نے مشورہ دیا کہ یہاں تو آپ کی زمین ہے نہ ہی کوئی جائیداد ہے پھر آپ فلاں جگہ کیوں نہیں جا کر آباد ہو جاتے۔ وہاں آپ کو ملازمت بھی مل جاوے گی اور مکان بھی مل جاوے گا۔ جواباً کہا میں نے اپنی ساری عمر مرکز میں گزاری ہے۔ اب اس آخری عمر میں مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں مرکز کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔ چنانچہ آپ نے کبھی اپنی مستقل رہائش کہیں اور بنانی پسند نہ فرمائی اور ہمیشہ مرکز کے قریب رہے

احکام خداوندی کی پابندی اور تقویٰ

احکام خداوندی کا اس قدر خیال فرماتے کہ کوئی ذرا سی بات بھی خلاف شریعت نہ کرتے اور شرعی احکام کی سختی سے پابندی فرماتے اکثر نصیحت فرماتے کہ انسان کمزور ہے سوائے ذکر الٰہی کے اور کسی چیز سے بھی اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ میں نے اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے آپ کو خط لکھ دیا۔ اس پر سخت ناراض ہوئے۔ اور مجھے لکھا کہ آپ سرکاری ملازم ہیں آپ کو حکومت کی طرف سے امین سمجھا گیا ہے۔ پس ہر وقت اس امانت کو مدنظر رکھتے ہوئے دفتر کی کوئی چیز اپنے مصرف میں نہ لانا۔ حتی کہ اگر خط لکھنا ہو۔ تب بھی ذاتی کاغذ اور قلم دوات استعمال کریں۔ پرائیویٹ خطوط کے لئے دفتر کا کاغذ استعمال کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ باقی

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا

مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۶۲ء۔ الحمد للہ کہ تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج کی اصل عمارت کی تعمیر کا کام آج سے شروع ہو گیا۔ اس وسیع عمارت کا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے مورخہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۶۳ء کو ہزار اصل افراد کی موجودگی میں نصب فرمایا تھا۔ آپ نے اس پر وقار موقعہ پر جو دعائیں فرمائی تھیں ان میں خاص طور پر یہ دعا تھی کہ وہ اے اللہ اس ادارے کو یہاں کے لوگوں کی روحانی اور دنیوی ترقی کا موجب بنا۔ اور اس میں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو بالخصوص سلسلہ کا نام بلند رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اور انہیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھ۔ آمین۔

صبح کے وقت محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ دعا کرتے ہوئے پرنسپل صاحب کالج جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے کے ساتھ تعمیر کے کام کا آغاز کیا۔ جناب پرنسپل صاحب نے کالج۔ سٹاف اور طلباء کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح فرمایا۔ اور متنوع دعائیں فرمادیں۔

اس سلسلے میں چند روز قبل کالج کی انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت جناب محترم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ منعقد ہوئی تھی۔ جس میں چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اور چوہدری رشید احمد صاحب کو ان کے معاون کے طور پر نگران تعمیر مقرر کیا گیا تھا ہر دو ممبران کے علاوہ چوہدری فیض احمد صاحب ساکن پوہلہ مہاراں نے بھی کام میں امداد فرمائی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان اصحاب کو کالج کے سٹاف کو اور طلباء کو جو ابھی قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود تعلیم میں سرگرم ہیں۔ دلجمعی۔ اخلاص اور استقلال سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر رنگ میں ان پر اپنے فضلوں کا سایہ قائم رکھے۔

(سٹاف سیکرٹری)

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے زمیندار احباب ایسے ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہایت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ مئی جون میں ادا کر دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳ مئی تک ہر جگہ فصل نکل آتی ہے اور اس وقت احباب چندہ ادا کر سکیں گے۔ پس اضلاع سیالکوٹ۔ شیخوپورہ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ سرگودہا۔ گجرات۔ جہلم۔ ملتان۔ بہاولپور۔ منٹگمری۔ لاہور۔ سندھ کے زمیندار احباب کو ان تین ہفتوں کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنا چاہیئے کئی زمیندار جماعتیں ہیں۔ جن کی طرف سے ابھی تک باوجود چھ ماہ گذر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے کہ فصل کا انتظار رہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی سنہ ۶۳ء لغایت ۳۰ اپریل سنہ ۶۴ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے شروع مئی سے فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جتنی تاخیر کریں گے اتنی ہی دیر سالانہ حسابات کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہ آئینگے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے اسلئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱-۳-۶۲ تا ۱۳-۴-۶۲

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

(قسط نمبر ۲)

سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰-۰۰
سیدہ مہر آپا صاحبہ ٫٫ ۱۲-۰۰
بیگم صاحبہ میجر عزیز احمد صاحب راولپنڈی ۳۵-۰۰
چوہدری عبد الحمید صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ ۲۰-۰۰
محمد ظفر اللہ صاحب کراچی ۱۷-۰۰
ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۳۰-۰۰
محمد داؤد صاحب بٹ سیالکوٹ ۵-۰۰
بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال ڈسکہ ۱۰-۰۰
میاں عبد الرؤف صاحب ملتان شہر ۷-۰۰
چوہدری عزیز احمد صاحب راولپنڈی ۱۰-۰۰
عبد اللہ خان صاحب افغان سٹور ٫٫ ۵-۰۰
ملک عنایت اللہ صاحب ٫٫ ۵-۰۰
ملک رشید احمد صاحب جوڈیشل بلڈنگ لاہور ٫٫ ۵-۰۰
ملک محمد اسلم صاحب کنجاہ ضلع گجرات ۶-۰۰
چوہدری ظفر اللہ صاحب لائلپور ۵-۰۰
شیخ عبد الحمید صاحب ٫٫ ۵-۰۰
شیخ عبد اللطیف صاحب ٫٫ ۵-۰۰
شیخ شریف احمد صاحب ٫٫ ۵-۰۰
شیخ دوست محمد صاحب شمس ٫٫ ۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ سلطان محمود انور صاحب مربی منڈی بہاء الدین ۳۷-۰۰
جماعت احمدیہ وزیر آباد ۸۰-۰۰
شریف احمد کراچی ۵-۰۰
چوہدری منیر شاہنواز صاحب کراچی ۵-۰۰
محمود احمد صاحب از جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودہا ۴-۰۰
چوہدری شاہ محمد صاحب جماعت ہم الہ ۶-۰۰
حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۱۴-۰۰
محمود احمد صاحب کوئٹہ ۵-۰۰
سارجنٹ نصیر احمد صاحب ٫٫ ۵-۰۰
مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰-۰۰
جماعت احمدیہ سرگودہا ۳۱-۰۰
منشی محمد شفیع صاحب آف فتحپور گجرات ۱۰-۰۰
محمود احمد صاحب آرٹسٹ ملتان چھاؤنی ۵-۰۰
مسز فاننہ صالحہ صاحبہ ڈھاکہ ۲۵-۰۰
سیدہ شمیم اختر صاحبہ سیالکوٹ شہر ۵-۰۰
جماعت احمدیہ ملتان شہر ۷-۰۰
بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور برائے تعمیر کمرہ ۸۰۰-۰۰
ارشاد احمد صاحب اوکاڑہ ۵-۰۰
جماعت احمدیہ جھنگ ۵-۰۰

از یکم ۴/۶۲ تا ۹/۵/۶۲

بیگم صاحبہ میجر عزیز احمد صاحب بذریعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ ۳۵-۰۰
جماعت احمدیہ کوئٹہ ۲۵-۶
عبد المنان صاحب لاہور بذریعہ فضل عمر ہسپتال ۲۰-۰۰
عائشہ بیگم عبد الرحیم صاحب کراچی ۵-۰۰
راشدہ مبارکہ صاحبہ ٫٫ ۵-۰۰
بیگم صاحبہ عبد الوحید صاحب پراچہ ۱۰-۰۰
محمود احمد صاحب انٹرنیشنل ریڈیو کوئٹہ ۵-۰۰
شیخ فضل محمد صاحب اوکاڑہ ۱۲-۰۰
متفرق احباب جماعت اوکاڑہ ۹-۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لنگے ۵-۰۰
جماعت احمدیہ ملتان شہر ۵-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب جڑانوالہ ۵-۰۰
جماعت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور ۷-۰۰
ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۵-۰۰
بیگم ممتاز صاحبہ بذریعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ (قیمت زیور) ۲۵-۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور ۵-۰۰
عطاء الحق صاحب حق برادرز کوئٹہ از بشریٰ خانم صاحبہ مرام اہلیہ خود ۵-۰۰
بیگم صاحبہ اعجاز احمد صاحب کراچی ۲۰-۰۰
شریف احمد صاحب ڈڈبڑو ٫٫ ۱۰-۰۰
ذکیہ خاتون صاحبہ ٫٫ ۱۵-۰۰
بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال ڈسکہ ۷-۰۰
خلیفہ رضی الدین محمود صاحب کراچی ۵-۰۰
بشریٰ محمود نواز صاحبہ ٫٫ ۳۰-۰۰
امۃ الحی خالد صاحبہ ٫٫ ۲۰-۰۰
بیگم صاحبہ ایم اے سعود نصیر صاحب ٫٫ ۱۰-۰۰
محمد اشرف صاحب ٫٫ ۵-۰۰
امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب ۵-۰۰
متفرق احباب جماعت احمدیہ کراچی ۱۲-۵۰
شاہد عمر صاحب ٫٫ ۵-۰۰
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۶-۰۰

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷ مئی سنہ ۶۲ء کالم ۲ کی دوسری اور تیسری سطروں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحریر فرمودہ ایک فقرہ میں "نہ" کا لفظ سہو کتابت سے حذف ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے فقرہ کا مفہوم بالکل ہی بدل جاتا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے "اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ دوسرے کو بھی یہ نام دے کر آپ کی کسر شان کی جائے۔" احباب تصحیح فرمالیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۵ مئی۔ صدر محمد ایوب خان نے کل یہاں کہا کہ میں نے بارہا یہ بات پوری طرح واضح کر دی ہے کہ کشمیر کے جھگڑے کا کوئی ایسا حل ممکن نہیں جس میں پاکستان کو ایک فریق کی حیثیت حاصل نہ ہو۔ صدر ایوب خان نے اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں بھارتی اخباروں کی ان اطلاعات پر تبصرہ کر رہے تھے کہ شیخ عبداللہ اور مسٹر نہرو میں مسئلہ کشمیر حل کرنے کے ایک منصوبہ پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ صدر نے کہا کہ اس مسئلہ کے تین فریق جموں و کشمیر کے عوام، پاکستان اور بھارت ہیں جن کی مرضی کے بغیر کوئی حل قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ شیخ عبداللہ بھی یہ جان چکے ہیں کہ اس ضمن میں کشمیری عوام کی خواہشات کیا ہیں۔ اور مجھے توقع ہے کہ وہ یہ معاملہ عوام کی مرضی کے مطابق حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے مزید بتایا کہ مجھے شیخ عبداللہ کے دورہ پاکستان کی کوئی تاریخ معلوم نہیں ہوئی۔

● سری نگر ۱۵ مئی۔ نئی دہلی سے آنے کے بعد پہلی مرتبہ کل یہاں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ نئی دہلی میں بات چیت کے دوران بھارتی لیڈروں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں موجودہ غیر یقینی حالات ختم کرنے اور پاکستان سے دوستی بڑھانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ شیخ عبداللہ نے کہا میں نے ہندوستانی لیڈروں سے ایک منصوبہ پر بات چیت کی ہے لیکن آپ نے اس منصوبے کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ آپ نے کہا کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ اس مسئلہ کا وہی حل ممکن ہو سکتا ہے جو پاکستان، بھارت اور جموں و کشمیر کے عوام کے لئے یکساں قابل قبول ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں ملکوں میں دوستانہ ماحول پیدا ہو۔

● اقوام متحدہ۔ (نیویارک) ۱۵ مئی۔ حفاظتی کونسل کے گیارہ کے گیارہ ممبروں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے نئے سرے سے بات چیت کریں لیکن ۹ ممبروں نے پاکستانی موقف کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے کہا جائے کہ وہ بات چیت کامیاب بنانے میں مدد دیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ گزشتہ روز پانچ ملکوں مراکش، آئیوری کوسٹ، برازیل، ناروے اور فارموسا نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی تھی۔ آج امریکہ، برطانیہ، فرانس اور بولیویا نے بھی حفاظتی کونسل پر زور دیا کہ سیکرٹری جنرل سے کہا جائے کہ وہ یہ مسئلہ حل کرنے میں مدد دیں۔ چیکوسلواکیہ اور روس نے بھارتی موقف کی حمایت میں یہ کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل کی مدد تیسرے فریق کی مداخلت متصور ہو گی۔

● نیویارک ۱۵ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت محض فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے دو متحارب و مخالف بڑی طاقتوں کو بنانے کی کوشش کر رہا ہے آپ نے دوپہر کے کھانے کی ایک دعوت کے موقع پر اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے نئی دہلی سے آمدہ ان اطلاعات پر بھی تبصرہ کیا کہ ۱۹۶۲ء میں بھارت اور چین کی سرحدی آویزش کے بعد سے اب تک بھارت روس سے امریکہ کی نسبت کہیں زیادہ فوجی امداد حاصل کر چکا ہے آپ نے کہا کہ بھارت کے روس کے ساتھ تعلقات شرمناک موقع پرستی پر مبنی ہیں اور بھارت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت امریکی رائے عامہ کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کا صریحاً مقصد یہ ہے کہ دونوں طاقتوں کو میدان مسابقت میں کھینچ لائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بھارت کی جارحانہ قوتوں میں اضافہ پا آئیں۔

○ راولپنڈی ۱۵ مئی۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲۵ مئی سے شروع ہو گا تاہم اس تاریخ میں تبدیلی کا بھی امکان ہے خیال ہے بجٹ سیشن میں آئین کے دوسرے ترمیمی بل اور عام انتخابات کے بارے میں مزید دو بل زیر غور آئیں گے۔

○ لاہور ۱۵ مئی۔ صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ سیشن ۳۰ مئی سے شروع ہو گا۔ صوبائی بجٹ ۱۱ جون کو پیش کیا جائے گا اس سے پہلے ریلوے بجٹ ۹ جون کو پیش ہو گا۔ بجٹ پیش ہونے تک صوبائی اسمبلی قانون سازی کا کام مکمل کرے گی، بعض آرڈی ننس بھی ایوان میں توثیق کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

○ نئی دہلی ۱۵ مئی۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے مبصروں نے کشمیری مظاہرین کی یادداشت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ کو ارسال کی تو وہ اپنے معمول کے فرائض سے تجاوز کے مرتکب ہوں گے سری نگر سے موصولہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مظاہرین نے اقوام متحدہ کے مبصرین کے دفتر کے سامنے جمع ہو کر تصفیہ کشمیر کے لئے رائے شماری کا مطالبہ کیا تو مبصرین نے وعدہ کیا کہ ان کی یادداشت اقوام متحدہ کے صدر دفتر کو بھیج دی جائے گی ترجمان نے کہا کہ بھارتی حکومت کو سرکاری طور پر اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے لیکن وہ اطلاع ملنے پر اس سلسلہ میں مقبوضہ کشمیر کی حکومت سے بات چیت کرے گی۔

"من انصاری الی اللہ" کا عملی جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ایک سال کا آغاز فرماتے ہوئے اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا:-

"اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں اب دیکھنا ہے کہ من انصاری الی اللہ"

اس کا عملی جواب یہ تھا کہ ہر فرد جماعت اپنی مقدور بھر قربانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیتا لیکن ابھی تک کچھ افراد جماعت ایسے ہیں جو خاموش بیٹھے ہیں شاید ان تک حضور کی یہ دعوت نہیں پہنچ سکی۔

پس وہ احباب جو تا حال تحریک جدید کا مالی وعدہ مرکز میں نہیں بھجوا سکے وہ اپنے محبوب امام کی اس دعوت کا عملی جواب دیں اس میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روڈس سکالرشپ

بالیت ۹۰۰ پونڈ سالانہ دو سال کے لئے آکسفورڈ میں داخلہ اکتوبر ۶۵ء شرائط فسٹ کلاس بیچلر ڈگری یا سیکنڈ کلاس ایم اے / ایم ایس سی عمر ۱/۱۰/۶۵ کو ۱۹ تا ۲۵۔ اعلیٰ کھلاڑی۔

ممنوعہ فارم درخواست مسٹر جسٹس آر چیمن ۴۔ کلب روڈ لاہور سے لیں۔ درخواستیں ۳۰/۶/۶۴ تک۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

تحریک جدید کے متعلق مصور رسالہ

وکالت تبشیر نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی رہنمائی میں تحریک جدید کی فتوحات کے متعلق آرٹ پیپر پر انگریزی زبان میں ایک مصور رسالہ شائع کیا ہے اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء، مبلغین سلسلہ، مغربی ممالک نیز افریقہ اور مشرق بعید کی احمدی مساجد، سکولز، کالجز وغیرہ کی ڈیڑھ صد تصاویر ہیں یہ رسالہ انگریزی دان طبقہ کو تحریک جدید کے تبلیغی جہاد اور اس کے نتائج سے متعارف کرانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔

قیمت صرف ۳/ روپے ملنے کا پتہ:-

انٹرنیشنل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے بلدیہ ملتان کے منظورہ شدہ ٹھیکیداران سے مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۴ء بوقت ۱۱ بجے تک سربمہر لفافوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈروں کے ساتھ زر بیعانہ کا ہونا لازمی ہے جو بصورت نقدی یا ڈیپازٹ کال کی صورت میں ہونا چاہئے زر بیعانہ بذریعہ چیک قابل قبول نہیں ہو گا۔ افسر مجاز کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتلائے نامنظور کر دیں۔ ٹنڈر وقت مقررہ سے قبل ٹنڈر بکس جو کہ میونسپل انجینئر کے کمرہ میں پڑا ہے میں ڈال دینے چاہئیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	اندازاً تخمینہ	زر بیعانہ	میعاد
۱	نیا بلاک ایم بی پرائمری سکول چاہ بوہڑ والا	۲۲۷۹۶/-	۵۰۰/-	
۲	تعمیر چوکی پولیس پاک دروازہ کوارٹر S.I.	۴۳۰۰۰/-	۹۰۰/-	

(میونسپل انجینئر میونسپل کمیٹی ملتان)

لاہور میں جمہوریہ سوڈان کے صدر عبود کا پُرجوش استقبال

معزز مہمان آج صبح پاکستان سے چین روانہ ہو جائیں گے،

لاہور ۱۶ رمئی۔ جمہوریہ سوڈان کے صدر جنرل ابراہیم عبود کل جب صوبائی دارالحکومت پہنچے تو ان کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا وہ ۱۲ گھنٹے یہاں قیام کے بعد آج صبح چین روانہ ہو جائیں گے۔

معزز مہمان اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سوڈان ایروے کے کامٹ طیارے سے اترے تو گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے سب سے پہلے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور انہیں خوش آمدید کہا سوڈانی مہمان خیرسگالی کے جذبات کے اظہار کے طور پر جناح کیپ پہنے ہوئے تھے گورنر نے اپنی کابینہ کے ارکان کا ان کے ساتھ تعارف کرایا۔ جس کے ایچی سن کالج کے پانچ ننھے منے بچوں نے جو اچکن شلوار اور طرہ دار پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔ صدر عبود اور ان کے ساتھیوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے پاکستان میں زیر تعلیم افریقی طلبا کے ایک گروپ کے ساتھ بھی صدر عبود کو متعارف کرایا گیا۔ ہوائی اڈے کی تقریب کے بعد صدر عبود اور گورنر ملک امیر محمد خان ایک جلوس کی صورت میں گورنر ہاؤس روانہ ہوئے پورا راستہ رنگ رنگ جھنڈیوں اور سوڈان اور پاکستان کے قومی پرچموں سے سجایا گیا تھا سڑکوں کے دونوں جانب سینکڑوں عوام معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے جگہ جگہ سکاؤٹوں اور سکول کے بچوں نے صدر عبود کی کار پر پھول برسائے اور تعلیمی اداروں کے بینڈوں نے میٹھی دھنوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا قبل ازیں صدر عبود پونے آٹھ بجے کراچی سے لاہور روانہ ہوئے۔ ہوائی اڈہ پر صدر ایوب مرکزی وزیر صحت لال میاں۔ بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خان۔ سفارتی نمائندوں، قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اعلےٰ سول فوجی افسروں اور معزز شہریوں نے انہیں خدا حافظ کہا۔

صدر عبود نے نماز شکرانہ ادا کی

لاہور ۱۶ رمئی۔ سوڈان کے صدر جنرل ابراہیم عبود کل صبح جب اورنگ زیب کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد دیکھنے گئے تو آپ نے وہاں نماز شکرانہ ادا کی آپ کسی مسلمان ملک کے پہلے سربراہ ہیں جو پاکستان کے دورہ پر آئے اور بادشاہی مسجد میں خدائے ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہوئے نماز میں صدر عبود کے ساتھیوں نے بھی شرکت کی مسجد کے بڑے ہال میں یہ شکرانہ ادا کیا گیا صدر عبود اور ان کے ساتھیوں نے بادشاہی مسجد میں جب اچانک نماز کا قصد کیا تو اس موقعہ پر موجود سینکڑوں افراد رہ گئے ان کے لئے یہ ایک عجیب بات تھی کیونکہ قبل ازیں کسی مہمان سربراہ مملکت نے ایسا نہیں کیا تھا صدر اور ان کے ساتھیوں نے دو نوافل شکرانہ ادا کئے۔

سوڈان اور پاکستان کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے

لاہور ۱۶ رمئی۔ صدر جمہوریہ سوڈان جناب الفریق ابراہیم عبود نے کل یہاں شالامار میں شہریوں کی طرف سے استقبالیہ میں خطاب کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ ان کے دورہ پاکستان سے دونوں ملکوں کے قدیم تعلقات اور بھی مضبوط ہو جائیں گے اور پاکستان اقتصادی اور دوسرے میدانوں میں مزید ترقی کرے گا۔

صدر عبود نے اہل پاکستان کی مہمان داری اور جذبہ اخوت کی بے حد تعریف کی اور کہا سوڈان اور پاکستان کے تعلقات قدیم ہیں ہم دونوں شاندار ماضی اور تابناک مستقبل رکھتے ہیں۔ ہماری ماضی کی روایات میں ممتاز یہ اصول ہیں کہ ایسے معاشرے کے داعی ہیں جو امن کے قیام بردباری اور حوصلہ مندی کے جذبات اور انہام و تفہیم کی صفات پر مشتمل ہے مجھے ان صفات کو اسلام ہی کی تعلیمات قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں اس کے علاوہ اسلام ــــ نا انصافی اور مقصد برآری کی اجازت نہیں دیتا۔ صدر عبود نے لاہور میں سوڈانی طلبہ کی موجودگی پر گہرے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا میری دلی تمنا ہے کہ پاکستانی طلبا بھی خرطوم اور ہمارے دوسرے تعلیمی اداروں سے رجوع کریں آپ نے پاکستان کی ہر میدان میں ترقی پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کا رشتہ اخوت مضبوط ہوگا آپ نے کہا صدر ایوب سے ملاقات کے بعد میرا یہ یقین اور بھی پختہ ہو گیا ہے کہ تعلقات ناقابل شکست ہوں گے اور دونوں ملک ترقی کرتے جائیں گے

"پاکستان اور بھارت کو سمجھوتہ کر لینا چاہیئے"

بمبئی کانگریس کے نام پنڈت نہرو کا پیغام

نئی دہلی ۱۶ رمئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو ایک دوسرے سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بمبئی میں کانگریس کے اجلاس کے لئے اپنے پیغام میں انہوں نے یہ بات کہی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ دونوں ملکوں کے اختلافات ختم ہو جائیں۔

بھارتی وزیر اعظم نے مزید کہا کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ فرقہ وارانہ ماحول کو بہتر بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ فسادات سے مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔

پنڈت نہرو نے جواب تک بھارت میں مسلمانوں کے حالیہ قتل عام کا سبب مشرقی پاکستان کے نام نہاد فسادات قرار دیتے رہے ہیں۔ ایک بار پھر اس بات کو دہرایا اور کہا کہ بھارت کے فسادات مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف ردعمل کا نتیجہ ہیں انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ حکومت نے بھارت میں فسادات پر قابو پانے کی زبردست کوشش کی ہے اور ہر اس شخص کو کچل دیا گیا ہے جو فرقہ وارانہ اشتعال پھیلا رہا تھا۔

بھارتی وزیر اعظم نے اپنے اندرونی مسائل کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت ہمیں اناج کی قلت اور قیمتوں میں اضافہ کا سامنا ہے یہ صورت حال بڑی پریشان کن ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ حالات پر قابو پانے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں۔

شیخ عبد اللہ پاکستان آنے کے لئے

۲۱ رمئی کو سرینگر سے نئی دہلی جائیں گے

سری نگر ۱۶ رمئی۔ شیخ محمد عبد اللہ نے کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ پاکستان جانے کے لئے ۲۱ رمئی کو سری نگر سے نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے کشمیری رہنما راولپنڈی میں پاکستانی رہنماؤں سے بات چیت کرنے کے لئے روانہ ہونے سے پہلے پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی رہنماؤں سے مزید بات چیت کریں گے۔

کشمیریوں کو حق خود ارادیت مل جائیگا

وزیر داخلہ حبیب اللہ کا بیان

پشاور ۱۶ رمئی وزیر داخلہ و امور کشمیر خان حبیب اللہ خان نے یقین دلایا ہے کہ کشمیری عوام کو بہت جلد حق خود ارادیت مل جائے گا۔ وہ کل نجوڑی ڈھانہ بھٹانی ہنیتر خیل اور بنوں کی یونین کونسلوں کے اراکین سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کافی مضبوط ہے اور کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دلا کر رہے گا۔ افریشیائی ممالک خصوصاً چین انڈونیشیا اور عربوں کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا ان ممالک کی اکثریت بھی کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کی حمایت کرتی ہے۔

کشمیریوں کو صدر ایوب کا خراج تحسین

کراچی ۱۶ رمئی۔ صدر ایوب خان نے کل جدوجہد آزادی کو تسلی سے جاری رکھنے پر کشمیریوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ صدر مملکت نے ان جذبات کا اظہار میر واعظ محمد یوسف شاہ سے ملاقات کے دوران کیا۔ میر واعظ نے آپ سے کل قصر صدر میں ملاقات کی۔

کشمیری رہنما متعدد اسلامی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد حال ہی میں واپس پاکستان آئے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں

سرکاری پارٹی کی شکست

لندن ۱۶ رمئی گلاسکو کے قریب اتھر گلن میں برطانوی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں لیبر پارٹی کے امیدوار نے حکمران جماعت کنزرویٹو پارٹی کے امیدوار کو دگنے سے زائد ووٹوں سے شکست دی ہے جس سے سرکاری حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اس نشست پر ۵۹ء کے عام انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی کا امیدوار کامیاب ہوا تھا۔

قبل ازیں متعدد دوسری نشستوں کے ضمنی انتخابات میں بھی کنزرویٹو پارٹی کے امیدواروں کو شکست فاش ہو چکی ہے جس کے بعد یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے کہ اگلے عام انتخابات میں لیبر پارٹی جیت جائے گی۔

• پیرس ۱۶ رمئی فرانس نے ایک کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی ہے جس کے ذریعے جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ میں امن قائم کیا جا سکے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی دو روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام سال رواں کی گیارہویں اجتماعی دو روزہ تربیتی کلاس بروز ہفتہ ۳۰ رمئی ۶۴ء شام چار بجے سے بروز اتوار مورخہ ۳۱ رمئی ۶۴ء شام پانچ بجے تک مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہوگی اس تربیتی کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے اور ۳۱ رمئی کو آخری اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ ضلع لاہور کی تمام مجالس کے خدام و اطفال کی حاضری ضروری ہے شرکت کرنے والے دوستوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ (مسعود احمد جاوید۔ نائب قائد ضلع لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴